سلسلہ چشتیہ صابریہ امدادیہ سے متعلق

چند غلط فہمیاں اور اُن کا ازالہ (دوسری اور آخری قسط)

مولانا احسان الحق

دوسری غلط فہمی کا ازالہ

دوسری غلط فہمی یہ تھی کہ شاہ عبد الرحیم ولایتی رحمہ اللہ کو ان کے مرشد ثانی حضرت شاہ عبد الباری رحمہ اللہ سے اجازت نہیں۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمہ اللہ ''ضیاء القلوب، صفحہ:۷۳ پر'' لکھتے ہیں:

''سلسلہ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ کا بیان

جاننا چاہیے کہ حقیر فقیر ننگِ خاندان بزرگانِ طریقت کا نام بدنام کرنے والا روسیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ کو حضور فیض گنجور قطب دوراں پیشوائے عارفاں نور الاسلام حضرت مولانا و مرشدنا و ہادینا میاں جیو شاہ نور محمد صاحب جھنجھانوی قدس اللہ سرہٗ سے نسبت بیعت اور تعلق صحبت و اجازت اور خرقہ حاصل ہے اور ان کو شیخ المشائخ حاجی شاہ عبد الرحیم شہید ولایتی رحمہ اللہ سے اور ان کو حضرت عبد الباری رحمہ اللہ...... الخ''۔ (ضیاء القلوب، ص:۷۳)

اس میں حاجی صاحب رحمہ اللہ نے حاجی شاہ عبد الرحیم شہید ولایتی رحمہ اللہ کے نام کے بعد حضرت عبد الباری صاحب رحمہ اللہ کا نام ذکر کیا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ شاہ عبد الرحیم ولایتی رحمہ اللہ کو جناب حضرت عبد الباری رحمہ اللہ سے اجازت حاصل تھی۔ اور مولانا عبد الحئی حسنی رحمہ اللہ (متوفی: ۱۳۴۱ھ) نزہۃ الخواطر، جلد:۷، صفحہ:۲۳۹، میں حضرت شاہ عبد الباری امروہوی رحمہ اللہ کے حالات کے تحت لکھتے ہیں:

''أخذ عنه الحاج عبد الرحیم وخلق آخرون''۔

اور اسی جلد کے صفحہ:۲۶۷ پر شیخ عبد الرحیم سہارنپوریؒ کے ترجمہ کے تحت لکھتے ہیں:

''أخذ الطریقة القادریة عن الشیخ رحم علي القمیصی السادھورویؒ، والطریقة الجشتیة عن الشیخ عبد الباری بن ظھور اللہ الأمروھویؒ''۔

(نزہۃ الخواطر، طبع ثانیہ، مطبع مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد دکن: ۱۳۹۹ھ، ۱۹۷۹ء)

اسی طرح شیخ محمد حسین مراد آبادی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''انوار العارفین'' بزبان فارسی صفحہ: ۴۵۰ میں حضرت شیخ عبدالباریؒ کے حالات میں خلفاء کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''وخلفاء وی حاجی سید عبدالرحیم''۔

اور قابل ذکر بات یہاں یہ بھی ہے کہ انہوں نے شیخ عبدالباری رحمہ اللہ کے خلفاء میں سب سے پہلے حاجی عبدالرحیم رحمہ اللہ کو ذکر کیا ہے اور صفحہ: ۴۵۱ میں حاجی عبدالرحیم رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اول انتساب نسبت باطن طریقہ عالیہ قادریہ از شاہ رحم علی رحمہ اللہ کہ از احفاد حضرت شاہ قمیص ساڈھوروی رحمہ اللہ کہ یکی از کاملان ہندوستان بودند میداشتند .... بعدہ حاجی صاحب بمقتضائے ایں بیت دلا رام در رہ دلا رام جوی... لب از تشنگی خشک بر طرف جوی، نسبت عشقیہ چشتیہ کہ خاص طریقہ چشت است از شاہ عبدالباری رحمہ اللہ مرید نبیرہ شاہ عبدالہادی صابری امروہی رحمہ اللہ تحصیل نمودند و بعد انتقال ایشاں مصداق ایں بیت بود چو دیدہ بدیدار گردد دلیر... نگردد چو مستسقی از دجلہ سیر بیعت جہاد باطریقت با جناب سید احمدؒ کردند حضرت حاجی مولوی محمد قاسمؒ در مجلسی با راقم نقل می فرمودند کہ چوں ہر دو ذات بابرکات بعد فراغ مراقبہ باہم می نشستند اثر ہمت قویہ ایشاں ہر جناب سید احمدؒ خندہای قہقہہ کہ خاص اثر نسبت چشتیہ است ظاہر می شد و اثر توجہ جناب سید بر ایشاں غلبہ سکر رومیداد رحمۃ اللہ علیہم''۔

اسی طرح حضرت مولانا ذوالفقار علی دیوبندی رحمہ اللہ (متوفی: ۱۳۲۲ھ) کا شجرہ چشتیہ صابریہ منظومہ بزبان عربی جو حضرت مدنیؒ کی کتاب ''سلاسل طیبہ'' کے صفحہ: ۱۹ پر درج ہے، اس کے شروع کے کچھ اشعار لکھے جاتے ہیں، جن میں شاہ عبدالباری رحمہ اللہ کو شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ کا شیخ قرار دیا گیا ہے:

الشیخ إمداد اللّٰہ قطب العلی	الجاہ ذی التمکین والعرفان
وبکاشف الظلمات نور محمد	وبسیدی عبد الرحیم الفانی
وبعد باری ذاک شیخ شیوخنا	وبعد ہادی للزمان أمان

حضرت شیخ الاسلام علامہ سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''سلاسل طیبہ'' جس میں اُنہوں نے تصوف کے سلاسل ذکر کیے ہیں، فرماتے ہیں:

''اولاً (اس کتاب میں) شجرہ چشتیہ صابریہ ذکر کیا گیا ہے، کیوں کہ ہمارے مشائخ قدس اللہ اسرارہم کا اصل سلوک اسی طریقہ میں ہے اور یہ نسبت ان میں دیگر نسبتوں پر غالب تر ہے الخ''۔

اس میں بھی جتنے سلاسل کا تذکرہ کیا گیا ہے، اس میں شیخ عبدالرحیم رحمہ اللہ کے بعد شیخ عبدالباری رحمہ اللہ کا نام ہی لکھا گیا ہے اور حضرت شیخ عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ کے مجموعہ شجرات طریقت بنام ''وسیلۃ السعادات فی مجموعۃ الشجرات'' اس کتاب میں دیئے گئے شجرات سے پتہ چلتا

ہے کہ شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ کو شاہ عبدالباری رحمہ اللہ سے صرف سلسلہ چشتیہ صابریہ میں ہی نہیں، بلکہ چشتیہ نظامیہ اور سہروردیہ میں بھی اجازت تھی۔ تفصیل کے لیے صفحہ: ۱۱۳ اور ۱۵ دیکھئے۔ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ نے تاریخ مشائخ چشت (جو مشائخ چشتیہ صابریہ کے حالات پر مشتمل ہے) صفحہ: ۳۲۱ میں حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتی شہید رحمہ اللہ کے حالات میں بھی یہی لکھا ہے کہ:

''اول سلسلہ قادریہ میں شاہ رحم علی صاحب ساڈھوری رحمہ اللہ سے (جن کا مزار پنجلاسہ میں ہے) نسبت و کمالات حاصل کیے، اس کے بعد سلسلہ چشتیہ میں حضرت شاہ عبدالباری رحمہ اللہ کے دربار میں تکمیل نسبت فرمائی۔''

جناب حضرت خلیق احمد نظامیؒ سابق استاذ شعبۂ تاریخ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اپنی کتاب ''تاریخ مشائخ چشت'' (یہ کتاب مشائخ چشتیہ نظامیہ کے حالات پر مشتمل ہے) صفحہ: ۲۳۲، ۲۳۳ میں رقمطراز ہیں:

''صابریہ سلسلہ کا مرکز اس دور میں امروہہ بنا۔ وہاں حضرت شاہ عضد الدین رحمہ اللہ (متوفی: ۱۱۷۲ھ) حضرت شاہ عبدالہادی رحمہ اللہ (متوفی: ۱۱۹۰ھ) اور شاہ عبدالباری رحمہ اللہ (متوفی: ۱۲۲۶ھ) نے تزکیۂ نفس اور تجلیۂ باطن کی وہ محفلیں گرم کیں کہ فضائیں تک جگمگا اُٹھیں۔ شاہ عبدالباری رحمہ اللہ کے خلیفہ حاجی سید عبدالرحیم فاطمی رحمہ اللہ (متوفی: ۱۲۴۶ھ) شیخ کی مجلس سے دین کا ایسا درد لے کر اُٹھے کہ جب تک زندہ رہے احیاءِ سنت کے لیے کوشاں رہے۔ جب حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ نے جہاد کی تیاری کی تو ان کے ساتھ ہو گئے اور بالاکوٹ کے میدان میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ ان کے خلیفہ میانجیو نور محمد جھنجھانوی رحمہ اللہ (متوفی: ۱۲۵۰ھ) کے دامنِ تربیت سے ایک ایسا شخص اٹھا، جس نے صابریہ سلسلہ کو عروج کی انتہائی منزل پر پہنچا دیا۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کے فیوض ہندوستان تک محدود نہیں رہے، دیگر ممالک اسلامیہ میں بھی ان کے اثرات پہنچے''۔

تنبیہ:

میرے سامنے فی الوقت ''ارواحِ ثلاثہ'' کے دو نسخے ہیں: ایک میں حکایت نمبر: ۱۴۷ ہے اور دوسرے میں ۱۴۸ ہے، جس پر عنوان ہے ''اضافہ از احقر ظہور الحسن کسولوی غفرلہ ولوالدیہ'' کے تحت حضرت شیخ شاہ عبدالرحیم ولایتی فاطمی شہید رحمہ اللہ کی بیعت کا واقعہ ہے۔ ایک کا مطبع: دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ، سنِ اشاعت فروری ۱۹۷۶ء ہے اور دوسری کا طبع: البرہان ناشران وتاجران کتب، سنِ اشاعت: اگست ۲۰۱۱ء ہے۔

ان کی بیعت کا واقعہ ہم یہاں ''ارواحِ ثلاثہ'' سے نقل کرتے ہیں، لکھتے ہیں کہ:

''حاجی صاحب شہید رحمہ اللہ اور دو شخص ان کے ہمراہ ہو کر امروہہ شاہ عبدالہادی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں بغرضِ بیعت حاضر ہوئے، تین دن تک حضرت کے ہاں

مسجد میں مہمان رہے، حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حال پر کچھ توجہ نہ فرمائی، نماز کے لیے تشریف لاتے اور فارغ ہو کر حجرہ میں چلے جاتے۔ جب اسی طرح تین دن گزر گئے تو دونوں ہمراہیوں نے حضرت حاجی صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ: میاں! یہ تو ایک امیر آدمی معلوم ہوتے ہیں، ہماری طرف بالکل بھی توجہ نہیں کرتے، پھر ہم بھی مرید ہو کر کیا کریں گے؟ چلو کوئی دوسری جگہ دیکھیں جہاں فقیری درویشی ہو، حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: بھائی! تمہیں اختیار ہے، جاؤ! میں تو اسی جگہ کا ہو رہا، آخر وہ دونوں چل دیئے۔ اس کے بعد حضرت حاجی صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرتؒ نے چیں بجبیں ہو کر آڑے ہاتھوں لیا اور خوب دھمکایا، یہاں کیوں پڑے ہو؟ جاتے کیوں نہیں؟ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ: حضرت! مجھے تو سلسلۂ خدام میں داخل فرمالیں۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ترشی کے ساتھ جواب دیا: میں ایک امیر آدمی ہوں، پان چھالیہ کھاتا ہوں، میں بیعت کرنے کے قابل نہیں، نہ میں تم کو بیعت کرتا ہوں، جاؤ! کوئی دوسری جگہ دیکھو۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے گردن جھکالی اور عرض کیا: مجھے تو بیعت فرما ہی لیں۔ آخر دو چار دن کے بعد حضرتؒ کو یقین ہوا کہ بدون بیعت جائیں گے نہیں، تب ظہر اور عصر کے مابین حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ہمراہ لے کر دریا پر گئے اور دریا کے کنارے اُن کو بیعت کیا''۔

مندرجہ بالا واقعہ سے پتہ چلا کہ شاہ عبدالرحیم ولایتی فاطمی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت شاہ رحم علی ساڈھوروی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد شاہ عبدالهادی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی، نہ کہ شاہ عبدالباری رحمۃ اللہ علیہ سے، جیسا کہ مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ عبدالهادی رحمۃ اللہ علیہ کے اشتباہ سے شاہ عبدالهادی رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ شاہ عبدالباری رحمۃ اللہ علیہ لکھ دیا ہے، جس سے یہ تأثر ملتا ہے کہ شاہ عبدالباری رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت نہیں تھی، حالانکہ حقیقت میں شاہ عبدالباری رحمۃ اللہ علیہ اجازت حاصل تھی۔

تیسری غلط فہمی اور اس کا ازالہ

تیسری غلط فہمی یہ تھی کہ حضرت نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت بواسطہ شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ ہے، یعنی حضرت جی میانجیو نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کو سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سے براہِ راست اجازت نہیں ہے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ''ضیاء القلوب، صفحہ: ۷۵ پر'' سلسلہ عالیہ قدوسیہ نقشبندیہ کے تحت لکھتے ہیں:

''اس سلسلہ میں فقیر کو اجازت اور خرقہ اپنے پیر میاں جیو نور محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے اور ان کو حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سے ان کو شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے...... الخ''۔

اس شجرہ سے پتہ چلا کہ میانجیو نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سے براہِ

راست بھی اجازت ہے اور یہی شجرہ ''تذکرۃ الرشید'' جلد:۲ کے صفحہ:۱۰۸ میں بھی درج ہے۔

چوتھی غلط فہمی اور اس کا ازالہ

چوتھی غلط فہمی یہ تھی کہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مرشد اول حضرت نصیر الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت وخلافت نہیں تھی۔

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے بارے میں ''ضیاء القلوب'' کے صفحہ:۷۵ پر سلسلہ عالیہ قدوسیہ نقشبندیہ کے تحت لکھتے ہیں:

''فقیر کو بیعت اور اس قسم کی اجازت اپنے پہلے مرشد حضرت مولانا وہادینا حضرت مجاہد بن نصیرالدین رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے اور ان کو شاہ محمد آفاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے......الخ''۔

یعنی سلسلہ عالیہ قدوسیہ نقشبندیہ میں حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرشد اول حضرت نصیر الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مرشد ثانی حضرت نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ دونوں سے اجازت وخلافت ہے۔ اور یہی شجرہ ''تذکرۃ الرشید'' جلد:۲ کے صفحہ:۱۰۸ خاندانِ عالیہ نقشبندیہ قدوسیہ میں بھی درج ہے۔ اور حضرت شیخ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ شجراتِ طریقت بنام ''وسیلة السعادات فی مجموعة الشجرات'' صفحہ:۵ میں بھی وہی شجرہ درج ہے کہ جس میں مذکور ہے کہ حاجی امداداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ آفاقیہ میں مولانا نصیرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت ہے۔

اور مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جو یہ مشہور ہے کہ حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی فرماتے: ''وہ میرے بھتیجے ہیں اور میں ان کا چچا ہوں''۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ شاہ آفاق رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ شاہ آفاق رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی حضرت نصیرالدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔

حضرت شیخ شاہ عبدالرحیم فاطمی رحمۃ اللہ علیہ کے مقام ومرتبہ کی مزید وضاحتیں

اگر کسی شخص کو اپنے شیخ سے اجازت نہ ہو تو اُسے بیعت کرنا جائز نہیں اور نہ ہی لوگ ایسے شخص سے بیعت ہونے پر رضامند ہوتے ہیں۔ حضرت حاجی عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت سے پہلے بھی ایک بڑے بزرگ اور مانے ہوئے شیخ تھے۔ ان کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں مرید تھے اور انہوں نے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مرید ہونے کے بعد بھی رُشد وہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ ''ارواحِ ثلاثہ'' حکایت نمبر:۱۴۶، صفحہ:۱۳۴، ۱۳۵ کے تحت یہ واقعہ نقل کیا ہے:

''کہ شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: کہ شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی رحمۃ اللہ علیہ سے جو لوگ ان کے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونے کے بعد بیعت ہوئے، ان کی حالت نہایت اچھی تھی اور ان پر اتباعِ سنت نہایت غالب تھا۔ اور جو لوگ سید

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت سے پہلے بیعت ہوئے، ان کی حالت اس درجہ کی نہ تھی''۔

لہٰذا پتہ چلا کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلہ میں پہلے سے مجاز تھے، تبھی تو مرید کرتے تھے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ''تاریخ مشائخ چشت'' صفحہ:۳۲۱ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و مرتبہ کی طرف اس قصہ سے روشنی ڈالی ہے:

''کسی شخص نے شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ تو بڑے کمال کے آدمی ہیں اور کمال باطن میں سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے گھٹے ہوئے نہیں، بلکہ بڑھے ہوئے ہیں ...الخ''۔

مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۱۹۹۹ء) خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''سیرت سید احمد شہیدؒ'' صفحہ:۱۳۴، خواجہ بک ڈپو، اردو بازار لاہور میں لکھتے ہیں:

''(سید احمد شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ) جب سہانپور کی طرف روانہ ہوئے، سہارن پور سے باہر ایک جم غفیر استقبال کے لیے موجود تھا، آپؒ نے مغرب کی نماز مسجد بونبی والی میں پڑھی، اس کے ایک حجرے میں حاجی عبدالرحیم ولایتی رحمۃ اللہ علیہ رہتے تھے، جو بڑے مشائخ میں سے تھے، سیکڑوں آدمی ان کے مرید تھے۔ انہوں نے اپنے تمام مریدوں کے ساتھ بیعت کی اور اپنے تمام نیاز مندوں کو بلا کر کہہ دیا کہ سب آپ سے بیعت ہو جاؤ، ایسا مرشد کامل پھر ملنا مشکل ہے''۔

مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے اندازہ ہوتا ہے کہ حاجی صاحب شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے شیخ سے اجازت وخلافت تھی اور ان کے خود کے بھی سینکڑوں مرید تھے۔

مولانا محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ''علماء ہند کا شاندار ماضی'' جلد:۲، صفحہ:۱۰۲ اور ۱۰۳ پر ایک اقتباس کے ذیل میں لکھا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''ایک وفد نے خاص طور پر سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا شک وشبہ پیش کیا، آپؒ نے فرمایا! یہ سپاہیانہ کرتبوں کی مشق بظاہر مادی چیز ہے۔ آپ نے مزید تشفی کے لیے حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیا، جو اس زمانہ کے بہت بلند پایہ صوفی تھے، ان کے ہزاروں مرید تھے اور سہارنپور سے قافلے میں شریک ہوئے تھے۔ شاہ صاحب (عبدالرحیم ولایتی رحمۃ اللہ علیہ) نے جواب دیا: سید صاحب کو دیکھ کر میں نے اپنے تمام مریدوں سے کہہ دیا تھا کہ اب روحانی کامیابی کا راستہ صرف وہی ہے جو سید صاحب اختیار کئے ہوئے ہیں، یہی راستہ اختیار کرو اور سید صاحب سے بیعت ہو جاؤ۔ اور بحوالہ ''مصنف وقائع احمدی'' میاں صاحب نقل کرتے ہیں: ''چوں کہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مانے ہوئے باکمال پیر تھے، جو تصوف کے تمام کمالات میں اونچا درجہ رکھتے تھے، آپؒ کی تقریر سن کر سب لوگ مطمئن ہو گئے''۔ (علماء ہند کا شاندار ماضی، جلد:۲، ص:۱۰۲-۱۰۳، مکتبہ محمودیہ لاہور، سال اشاعت: ۱۳۹۷ھ، ۱۹۷۷ء)

اسی طرح صفحہ:۱۰۷ میں لکھتے ہیں:

''سہارنپور میں بہت بڑی کامیابی یہ ہوئی کہ حاجی عبدالرحیم صاحب ولایتی رحمۃ اللہ علیہ جو خود بڑے بزرگ اور شیخ تھے، جن کے ہزاروں مرید تھے، وہ خود حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے

ہاتھ پر بیعت ہوکر سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قافلے میں شریک ہوگئے، اور اپنے تمام مریدوں کو ہدایت کردی کہ سید صاحب سے بیعت ہوجائیں، چنانچہ ہزاروں آدمی جو حاجی عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سالہا سال کی کمائی تھے، وہ سب حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ بگوش ہوگئے‘‘۔ (علماء ہند کا شاندار ماضی، ج۲،ص:۱۰۷، مکتبہ محمودیہ لاہور، سال اشاعت: ۱۳۹۷ھ، ۱۹۷۷ء)

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ شاہ عبدالرحیم ولایتی سہارنپوری فاطمی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرشد اول شاہ رحم علی ساڈھوروی رحمۃ اللہ علیہ اور مرشد ثانی شاہ عبدالباری رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت وخلافت تھی۔ اور حضرت جی میانجیو نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اجازت وخلافت ہے اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مرشد اول حضرت شاہ نصیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اجازت ہے۔

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغِ چشتیاں ہرگز نمیرد

ختم نبوت زندہ باد حیات النبی زندہ باد شان رسالت ﷺ زندہ باد یااللہ مدد شان صحابہ رضی اللہ عنہم زندہ باد مقام امام اعظم ابوحنیفہ زندہ باد خلافت راشدہ حق چاریار
اصلی کلمہ اسلام: لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اکابرین دیوبند، بالخصوص شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ کے افکار ونظریات کا بے باک ترجمان
مجلہ صفدر
بیاد محمد سرفراز خان صفدر
بفیضان قاضی مظہر حسین
دین پوری نمبر
صفحات: ۶۷۲
بیاد فقیہ وقت مفتی استاذ العلماء ولی کامل شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید دین پوری شہید نوراللہ مرقدہ
نائب رئیس دارالافتاء واستاذ الحدیث: جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی شیخ الحدیث: جامعہ درویشیہ کراچی
رعائتی قیمت: ۲۰۰ (علاوہ ڈاک خرچ)
رابطہ: عمیر کیمونیکیشن، دوکان نمبر ا رسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی 0333-3866779
مسلم دواخانہ، خان پور 0333-7473352 مکتبہ صفدریہ، بہاول پور 0301-7790908
”دین پوری نمبر“ کے بعد مجلہ صفدر ...جامع المعقول، حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ [طاہروالی]......اور ...مناظر اسلام، وکیل احناف حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی رحمہ اللہ پر اشاعت خاص پیش کرنے کا عزم رکھتا ہے۔ جملہ اہل علم وقلم سے بھرپور علمی وقلمی تعاون کی پرزور اپیل ہے۔
احسن خدامی، مکان نمبر 4، گلی نمبر 82، محمود سٹریٹ، محلہ سردار پورہ، اچھرہ، لاہور 0333-8765602
khadim.khan4@yahoo.com 0312 4612774 0334-4612774 0307-5687800